سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

کمری ۲۴؍ مارچ۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہلبیت و حضرت ام المومنین اور خدام کل دوپہر بخیریت ناصر آباد پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

حضور کو کل پھر دانتوں میں درد کی شکایت ہو گئی تھی۔ لیکن رات آرام سے گذر گئی۔ آج صبح درد میں کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور باقی جملہ اہلبیت خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں الحمد للہ

جلد ۳۵ | ۲۵ امان ۱۳۲۶ ہش | یکم جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۲۵ مارچ ۱۹۴۷ء | نمبر ۷۱

رسول نبی اور خاتم النبیین

جناب محفوظ الحق صاحب علمی نے رسالہ پیغمبر مارچ ۱۹۴۷ء میں ایک مقالہ زیر عنوان بالا تحریر فرمایا ہے۔ جس میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آیت خاتم النبیین سے نبی تو بند ہوئے ہیں۔ صاحب شریعت رسول بند نہیں ہوئے۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے نبی اور رسول میں یہ فرق بتایا ہے۔ کہ نبی وہ ہوتا ہے۔ جو خود شریعت نہیں لاتا اور کسی دوسرے رسول کا مطیع ہوتا ہے۔ اور کسی رسول کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کراتا ہے۔ آپ کے خیال میں رسول صاحب شریعت ہوتا ہے۔ اور نبی صرف رسول کا پیرو ہوتا ہے۔ پھر آپ نے ایک تیسری قسم اور بھی ایجاد و اختراع کی ہے۔ جو نبی بھی اور رسول بھی ہوتے ہیں۔ یعنی وہ پہلے رسول کی شریعت بھی چلاتے ہیں۔ اور نئی شریعت بھی لاتے ہیں۔

اس من گھڑت تقسیم کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے قرآن کریم کے چند ٹکڑوں کو پیش کیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم سے اس قسم کی کوئی تقسیم ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ الٹا یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک ہی شخص نبی بھی ہوتا ہے۔ اور رسول بھی۔ اس کو رسول اس لئے کہتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ سے پیغام حاصل کرتا ہے۔ اور نبی اس لئے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا پیغام لوگوں کو پہنچاتا ہے۔ یعنی نبوت اور رسالت ایک ہی شخص میں پائی جاتی ہے۔ کوئی نبی نہیں ہوا جو رسول نہ تھا۔ اور نہ کوئی رسول ہوا ہے۔ جو نبی نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں موقع کے لحاظ سے کبھی صرف نبی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور کبھی رسول کا۔ اور بعض دفعہ دونوں لفظ اکٹھے استعمال کر دیئے ہیں۔ اس آخری بات سے سیدھا نتیجہ تو یہی نکالا جا سکتا تھا۔ کہ یہ دونوں الفاظ ایک ہی وجود کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مگر اس دقت کو دور کرنے کے لئے مقالہ نگار صاحب نے ایک تیسری قسم بنا ڈالی ہے۔ کہ بعض ایسے بھی نبی آئے ہیں۔ جو نبی اور رسول تھے۔ یعنی کسی پہلے رسول کی شریعت کے پیرو بھی تھے۔ اور اپنی نئی شریعت بھی لائے تھے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ان لفظی بھول بھلیوں سے کوئی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص پہلے رسول کی شریعت کو چلائے بھی اور اسکو منسوخ بھی کرے۔ آپ نے محض ایک لفظی چکر تیار کیا ہے۔ جس کا کچھ بھی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ مقالہ نگار صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی مثال بڑے زور شور سے پیش کی ہے اور اس مثال سے ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ نبی اور رسول میں مطیع اور مطاع کا فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو خدا نے نبی بنایا تھا۔ ارشاد فرماتا ہے۔ "وجعلنا معہ اخاہ ھارون نبیا۔" (مریم) ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اس کے بھائی ہارون علیہ السلام کو نبی قرار دیا تھا۔ اسی بات کو یوں بھی فرمایا ہے۔ وجعلنا اخاہ ھارون وزیرا۔ (فرقان) نبی کی جگہ لفظ وزیر لا کر بیان فرما دیا۔ کہ نبی رسول کا وزیر ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے بھی ہارون کے لئے وزیرا من اھلی فرمایا ہے۔ پس رسول مطاع ہوتا ہے۔ نبی مطیع رسول اور نبی میں یہ فرق کس قدر نمایاں ہے۔ اور آیات میں صاف صاف ظاہر کیا گیا ہے"

پھر فرماتے ہیں:۔

"قرآن مجید میں خداوند عالم نے نبی اور رسول میں فرق ظاہر فرما دیا ہے۔ اور پھر بعض کو صرف نبی کہا ہے۔ اور بعض کو رسول نبی۔ چنانچہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو "الرسول النبی" (سورہ اعراف) حضرت موسیٰ کو رسولاً نبیا (سورہ مریم) حضرت ہارون کو نبی اخاہ ھارون نبیا۔ (سورہ مریم) حضرت اسحاق و یعقوب کو نبی کلا جعلنا نبیا (سورہ مریم) پس حضرت ہارون۔ حضرت اسحاق۔ حضرت یعقوب جیسے پاک وجود نبی کہلائے۔ کیونکہ وہ کوئی شریعت نہیں لائے تھے۔ بلکہ کسی صاحب شریعت رسول کے تابع تھے۔" پھر فرماتے ہیں:۔

"اور جن کو رسول نبی کہا ہے۔ وہ دو حیثیتیں رکھتے تھے۔ ایک یہ کہ وہ کسی پہلے رسول کی شریعت پر چلنے کے مامور تھے۔ اور دوسرے یہ کہ وہ خود بھی خدا سے مستقل احکام پانے والے تھے۔"

مقالہ نگار نے جو یہ خیالی محل تیار کیا ہے۔ ہم قرآن کریم سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ اسکی کوئی بنیاد نہیں۔ اور محض ہوائی قلعہ ہے۔ یہ بات قرآن کریم اور انجیل سے ثابت ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی کوئی شریعت نہیں لائے تھے۔ بلکہ تورات ہی کی تعلیم دینے کے لئے آئے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ "رسولاً الیٰ بنی اسرائیل" مقالہ نگار کی مفروضہ تقسیم کے مطابق "نبیاً الیٰ بنی اسرائیل" ہونا چاہیئے تھا۔ پھر سورہ صف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

واذ قال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدیّ من التوراۃ اور جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے کہا۔ اے بنی اسرائیل تحقیق میں

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

اللہ کا رسول ہوں۔ تمہاری طرف جو بھیجا گیا ہے والا ہوں۔ اس تورات کو جو میرے آگے ہے

اس آیہ کریمہ نے مقالہ نگار صاحب کے دونو مفروضہ فروق کہ رسول مطاع ہوتا ہے۔ اور نئی شریعت لاتا ہے۔ اور نبی صرف کسی رسول کا مطیع ہوتا ہے۔ نئی شریعت نہیں لاتا۔ صریح طور پر غلط ثابت کر دیئے ہیں۔ یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاف فرما رہے ہیں کہ میں تو تورات کی تصدیق کے لئے تمہاری طرف رسول بن کر آیا ہوں۔ قرآن کریم میں کہیں بھی نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوئی نئی شریعت بھی لائے تھے یا بالفاظ مقالہ نگار خود بھی خدا سے مستقل احکام پانے والے تھے۔ یہاں یہ بات بھی واضح ہے۔ کہ تصدیقِ تورات آپ بطور رسول ہونے کے فرما رہے ہیں۔ اگر پہلی شریعت کی تصدیق کرنے والا صرف نبی ہی کہلا سکتا۔ تو یہاں خاص طور پر نبی کا لفظ آپ کے لئے استعمال ہوتا۔ اس سے صاف ہویدا ہو گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اصطلاح نبی و رسول میں کوئی ایسے فروق نہیں ہیں۔ جو مقالہ نگار ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن ہم اس سے بھی واضح تر مثال قرآن کریم سے پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام دونوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ فاتیا فرعون فقولا انا رسول رب العالمین۔ (سورۃ شعراء) یعنی تم دونو فرعون کے پاس جاؤ۔ اور دونو اس سے کہو۔ کہ ہم دونو رب العالمین کے رسول ہیں یقین ہے کہ اب تو جناب محفوظ الحق صاحب علمی کو علم ہو گیا ہوگا۔ کہ قرآن کریم کے الفاظ سے اس طرح کھیلنا لاحاصل ہے۔ آپ نے جو فروق نبی اور رسول اور "رسولاً نبیاً" کے الفاظ پر اختراع کئے تھے۔ ان آیات مبینہ نے غلط ثابت کر دیئے۔ اس لئے آپ نے ان فروق پر جو عمارت تعمیر کی ہے۔ وہ بھی بے بنیاد ہونے کی وجہ سے منہدم ہو گئی۔ اور آپ نے جو اخیر میں یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ آیت خاتم النبیین سے صرف نبیوں کی آمد تو روکی گئی ہے۔ اور صاحب شریعت رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی آسکتے ہیں خود بخود غلط ہو گیا۔ کیونکہ نبی اور رسول میں جب وہ فروق ہی ثابت نہیں۔ جو آپ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ تو جو توجیہہ آپ نے ان کی بنا پر آیت خاتم النبیین کی کی تھی۔ وہ بھی قائم نہ رہی۔

جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنیگا ناپائدار ہوگا

باقی رہی یہ بات کہ آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم کیا ہے تو اس کے متعلق جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ نبوت اور رسالت کو نہیں روکتی۔

کب آؤ گے؟

اے ناخدائے کشتیٔ ایماں کب آؤ گے / اے جانشینِ مہدئ دوراں کب آؤ گے

آتی ہیں یاد مجلسِ عرفاں کی رونقیں / روحِ روانِ مجلسِ عرفاں کب آؤ گے

ظلمت نصیب دل کو ہے پھر نور کی طلب / اے نور بار ماہِ درخشاں کب آؤ گے

دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی پر جوش ولولے / اے رہنمائے کوچۂ جاناں کب آؤ گے

ہم بیکسوں کے واسطے اے روحِ زندگی / بنکر پیامِ صبحِ بہاراں کب آؤ گے

بیتاب کر رہی ہیں جدائی کی تلخیاں / اے غمگسارِ قلبِ پریشاں کب آؤ گے

مدت سے چشمِ شوق کو ہے تیرا انتظار / اے نوبہارِ گلشنِ ایماں کب آؤ گے

جانِ ریاضؔ تم پہ فدا ہو ہزار بار
اے چارہ سازِ سوزشِ پنہاں کب آؤ گے

(ملک نذیر احمد ریاضؔ واقفِ زندگی)

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۶ مارچ ۱۹۴۷ء بمقام کراچی

آج حضور نے خطبہ جمعہ میں جماعت کراچی کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مفصل خطبہ انشاء اللہ بعد میں پیش کیا جائے گا۔

بعد نماز مغرب و عشاء حضور مجلس علم و عرفان میں رونق افروز ہوئے حضور کے ملفوظات کا ملخص یہ ہے۔ ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں کیا حکمت ہے۔ حضور نے فرمایا۔ یہی وجہ تو یہ ہے کہ ہمیشہ سفارش کرنے والا انسان ایسا ہونا چاہیئے۔ جس پر وہ شخص بھی خوش ہو جس کے پاس سفارش کی جا رہی ہے۔ لیکن جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کیا ہے۔ کیا ان پر اللہ تعالےٰ خوش ہے؟ اگر ان پر اللہ تعالےٰ خوش نہیں۔ تو ان کی دعا سے ہمیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ یہ وجہ تو روحانی ہے۔ جسمانی وجہ یہ ہے۔ کہ اگر انسان اکیلا ہو تو اسے تکلیف پہنچتی ہے۔ اور وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ میرے ساتھ ادھی کوئی شامل ہو۔ اس لئے وہ جوش کے ساتھ تبلیغ کرتا ہے۔ لیکن اگر اس کی مخالفت نہ ہو۔ اس کی ضروریات پوری ہوتی جائیں۔ تو اس کے اندر تبلیغ کے لئے جوش پیدا نہیں ہوتا۔ ایک غیر احمدی دوست نے دریافت کیا۔ کہ کیا مرزا صاحب کے بعد اللہ تعالےٰ آپ کو بھی غیب کی باتیں بتاتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہاں۔ اللہ تعالےٰ مجھے بھی غیب کی خبریں بتاتا ہے۔ اس کے ثبوت میں حضور نے مسٹر مارلین اور موجودہ جنگ میں انگریزوں کا فرانس والوں کو حکومتوں کے الحاق کرنے کے لئے درخواست کرنا۔ اور اٹھائیس سو ہوائی جہازوں والی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔

حفاظتِ مرکز اور احباب قادیان

میں حضور امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد کہ قادیان کے لوگوں کی ذمہ داری اس بارہ میں دوہری ہے۔ آپ تک پہنچا چکا ہوں۔ اور حضور کا یہ ارشاد بھی کہ قادیان والوں کو کم از کم چھ ہزار روپیہ اس تحریک میں دینا چاہیئے۔ آپ کو پہنچایا جا چکا ہے۔ قادیان کی حفاظت میں بھی آپ کے جان و مال اور عزت کی حفاظت ہے اور اس لحاظ سے آپ کے لئے یہ چندہ نہیں۔ بلکہ ایک مشترکہ ذمہ داری کے تحت مشترکہ خرچ ہے۔ جو آپ نے بہرحال ادا کرنا ہے اور جس کو ناظر بیت المال نے وصول کرنا ہے۔ اسلئے اس کا مطالبہ آپ کے خلاف قائم اور بااصرار جاری رہیگا۔ تاوقتیکہ آپ اپنا حساب بے باق نہ کرینگے

ناظر بیت المال

درخواست دعا۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب دمہ کی وجہ سے زیادہ علیل ہیں۔ احباب دردِ دل سے صحت عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا۔ چوہدری نذیر احمد صاحب واقف زندگی (موضع ننگل باغباناں) کا بچہ اسہال اور بخار کی وجہ سے سخت بیمار ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

شمس و قمر

از مکرم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب

چند روز ہوئے ۔ عاجز نے ایک مختصر مقالہ الفضل میں دیا تھا جس میں لکھا تھا کہ بظاہر خلافت انتخاب سے قائم ہوتی ہے لیکن درحقیقت شمس نبوت کے آنکھوں سے اوجھل ہونے کے ساتھ ہی قدرت الٰہی سے آسمان پر قمر خلافت نمودار ہو کر اپنے دلکش نور کے ساتھ صاحب بصیرت مومنین کی توجہ کو جذب کر لیتا ہے ۔ اور مومن اسے فوراً شناخت کر لیتے ہیں ۔ یہ مضمون مجھے سورۃ الشمس سے ملا ہے ۔ اور قرآنی مضمون ہونے کے لحاظ سے ایک عجیب وسعت اور لذت اپنے اندر رکھتا ہے مگر اخبار میں لازماً مجھے مختصر ہی لکھنا ہوگا ۔

فرماتا ہے والشمس وضحٰھا ۔ یہ سورج اور اس کی تیز روشنی کی قسم شمس نبوۃ کی دلکشی اور عظمت کے اظہار کے لئے ہے ۔ سبحان اللہ کیا شان ہوتی ہے نبی زمانہ کی ۔ اس کی کیفیت چاہو تو کچھ ان سے پوچھو جن سے جب وہ محبوب جدا کیا گیا تو وہ عاشقین انتہائی حیرانگی کے عالم میں کہتے ہیں کہ نہیں نہیں ! یہ کیا !! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ محمدؐ سا وجود ہم سے اٹھا لیا جائے ۔ یہ تو ناقابل برداشت عمل ہوگا ۔ بھلا کوئی کہے تو سہی کہ محمدؐ فوت ہو گئے ہیں ہم ایسے شخص کی گردن اڑا دیں گے ۔ یا پھر ان سے پوچھو کہ ان کے محبوب کو جدا ہوئے سالہا سال گذر جاتے ہیں ۔ اور پادری زویمر صاحب ان سے پوچھتے ہیں کہ بھائی مجھے دلیل تو بتاؤ جس سے تم نے زمانہ کے مسیح کو پہچانا ۔ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ دلیل کیا پوچھتے ہو میں تو اس چہرہ کا بھوکا ہوں ۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب ۔ اور یہ کہہ کر فوراً ہی پادری صاحب کی موجودگی میں ہی ان کی آنکھیں ڈبڈبا آتی ہیں ۔ اور آنسو زار زار گرنے لگتے ہیں ۔ سو فرماتا ہے کہ والشمس وضحٰھا کیا عجیب شان ہے شمس نبوت اور اس کے دلکش حسن کی ۔۔۔ مگر نبی بھی آخر بشر ہی ہوتا ہے ۔ اور طبعی عمر کے پورا ہونے پر اس دنیا سے اٹھا لیا جاتا ہے مگر فطرت انسانی اس حسن آسمانی کے دوام اور اجراء کو چاہتی ہے ۔ لہٰذا فرمایا والقمر اذا تلٰھا ۔ یہ وہی لن یجمع اللہ علیک الموتتین کا روحانی مضمون ہے جو دور اول کے قمر اول ابوبکر صدیق کی زبان پر اللہ نے جاری فرمایا تھا ۔ فرمایا ۔ پھر قمر کی بھی عجیب شان ہے جو عاشقانہ انکسار و تذلل کے ساتھ شمس نبوت کی پیروی کرتا ہوا اس نور کو اپنے اندر جذب کر کے انعکاسی صورت میں پھر دوبارہ اسی نور کا انتشار کرتا ہے ۔ والنہار اذا جلّٰھا ۔ دن سورج کی تیز روشنی کو ظاہر کرتا ہے ۔ اور اس تیزی میں آنکھیں قمر کو نہیں دیکھتیں ۔ مگر واللیل اذا یغشٰھا ۔ رات جب شمس کو چھپا لیتی ہے تب قمر اپنے دلربا نور سے اپنے آپ کو شناخت کروا لیتا ہے ۔ والسماء وما بنٰھا والارض وما طحٰھا فرمایا نظام نبوت ایک نئے آسمان اور نئی زمین کی تخلیق کا موجب ہوتا ہے ۔ اور یہ نیا آسمان اور نئی زمین اپنی اہمیت سے اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ شمس کے بعد اس کے نور کے اجراء کے لئے قمری سلسلہ خلافت بھی قائم کیا جائے ونفس وما سوّٰھا فالھمھا فجورھا وتقوٰھا یہ وہی نفس ہے کہ دوسرے مقام میں (سورہ حجر میں) اس کے تسویہ کے ساتھ اس کا نام خلیفہ رکھا گیا ہے ۔ چنانچہ فرمایا فاذا سویتہ البتہ سویتہا کے ساتھ جس امر کا ذکر وہاں ونفخت فیہ من روحی کے الفاظ میں کیا گیا ہے ۔ اور زمانہ حاضرہ کے کلام الٰہی میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے ۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" (اشتہار مصلح الموعود ۲۰ فروری ۸۶ء) اسی امر کا ذکر یہاں فالھمھا فجورھا وتقوٰھا کے الفاظ میں فرمایا ۔ اور اب تو یہ امر گذشتہ چالیس سال کے تجربہ سے فلق الصبح کی طرح عیاں بھی ہو گیا ہے کہ خلیفہ وقت کی راہنمائی سے جماعت ہر نقصان سے اور ہر فتنہ کے ضرر رساں اثرات سے (فجورھا) بال بال بچتی ہوئی ہر ترقی اور ہر عروج کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتی گئی ۔ یہ اس کی جلی اور خفی وحی (تقوٰھا) تھی جس کی وجہ سے خلیفہ کی راہنمائی جماعت کی معجزانہ حفاظت کا موجب ہوئی ۔

قد افلح من زکّٰھا ۔ زکّٰی کے معنے بڑھنے اور ترقی دینے کے ہوتے ہیں ۔ ترقی تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے ۔ مگر اس ترقی والی اور جلد جلد بڑھنے والی مہم میں جس شخص نے بھی خلیفہ وقت کے ساتھ دینی مالی اور جانی قربانیوں کے ساتھ تعاون کیا وہ قد افلح من زکّٰھا میں شامل ہو گیا وقد خاب من دسّٰھا جس شخص نے بھی خلافت کو مٹانے یا خلیفہ وقت پر پیغامی یا مصری یا مستری فتنہ کے رنگ میں ناپاک حملے کئے وہ ناکام اور نامراد ہوا ۔ کذبت ثمود بطغوٰھا یہاں منکرین خلافت کو ثمود سے تشبیہ دی ۔ اور فرمایا کہ انکار خلافت کسی علمی دلیل کی بناء پر نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ محض بغاوت نفس اور سرکشی پر ہوتی ہے ۔ منکرین خلافت باغی اور طاغی محض اسی رنگ میں ہوتے ہیں کہ لم اکن لاسجد لبشر خلقتہ من صلصال من حمأ مسنون ۔ اذ انبعث اشقٰھا ہر منکر خلافت شقی ہوتا ہے ۔ اور گو قلوبھم شتّٰی کے لحاظ سے ان کے اندر کوئی یک جہتی اور جماعتی صورت نہیں ہوتی مگر تحسبھم جمیعًا کے رنگ میں ظاہری جتھے کی ناقۃ اللہ وسقیٰھا ۔ اللہ کا رسول تو پہلے ہی وصیت کر کے جاتا ہے کہ دیکھو جماعت کی ترقی کا انحصار قدرت ثانیہ ہی کے دامن سے وابستگی پر ہے ۔ جب ہم کہیں کہ "زید کی اونٹنی" تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ زید مثلاً لاہور جانا چاہے ۔ تو اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر اس کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لیکر اسے لاہور کی طرف چلنے کا اشارہ کرے ۔ تو وہ فرمانبرداری کے ساتھ لاہور کی طرف چل پڑتی ہے ۔ اور آخر اسے لاہور پہنچا دیتی ہے ۔ اسی طرح سے جب کہا گیا کہ "اللہ کی اونٹنی" تو اس سے مراد یہی کہ وہ جماعت جس پر گویا سوار ہو کر اللہ تعالیٰ مغرب میں انگلستان اور امریکہ میں پہنچ جاتا ہے ۔ اور مشرق میں جاوا سماٹرا بورنیو وغیرہ ممالک تک ۔ کیونکہ زمانہ میں یہ تمام ممالک اللہ سے غافل تھے اللہ تعالیٰ نے ایک جماعت اپنے نبی احمد المسیح الموعود والمہدی کے ذریعہ قادیان میں پیدا فرمائی ۔ کہ جس کے سینکڑوں نوجوانوں نے اپنے آپ کو یوں دین کے رستے میں وقف کر دیا گویا کہ وہ اونٹنی ہیں ۔ جس نے اپنی باگ ڈور اور مہار اللہ تعالیٰ کے (بذریعہ واجب الاطاعت خلیفہ کے) ہاتھ میں دیدی ۔ کہ مغرب مشرق شمال ۔ جنوب جدھر بھی اشارہ ہو چلنے کے لئے تیار ہیں ۔ استعارۃً گویا یوں کہہ سکتے ہیں کہ توحید الٰہی کے علوم سے جاہل ہونے کی حالت میں گویا اللہ تعالیٰ یورپ و امریکہ میں موجود نہیں تھا ۔ مگر ناقۃ اللہ یعنی جماعت احمدیہ کے مبلغین پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ وہاں پہنچا یعنی یہ واقفین توحید الٰہی اور قرآنی علوم کے حامل ہو کر دور دراز کا سفر اختیار کر کے ہر ملک میں اللہ کے نام کو بلند کرنے کا موجب ہو کر ناقۃ اللہ کے پیارے خطاب کے لائق ہوئے ۔ سواریاں تو بے جان بھی ہوتی ہیں مگر زندہ جماعت کا ذکر ہے ۔ جو ایک تو بالارادہ ہستی ہیں اپنے آپ کو عاشقانہ تذلل کے ساتھ نظام خلافت میں باندھ لیتی ہے دوم یہ وحی الٰہی اور علوم قرآنیہ کے پانی کی محتاج ہے ۔ جو گویا کہ واقفین کی ٹریننگ اور مجالس عرفان کی صورت میں ہے ۔ اور اسی کو سقیٰھا کے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے ۔ علاوہ ازیں تحریک جدید والی بدنی اور مالی قربانیوں کی طرف بھی اشارہ ہے

کہ جس طرح اونٹنی ایک دفعہ پانی پی کر لمبے لمبے سفر صحرا میں بغیر پانی کے کر سکتی ہے یہی حال ہمارے واقفین کا ہے۔ لیکن منکرین خلافت نے نبی اللہ کی وصیت کو جھٹلایا۔ اور ارادہ کیا کہ خلافت کے وجود کو مٹا کر گویا ناقۃ اللہ کی ٹانگوں کو کاٹ دیا جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جماعت آگے چلنے سے معلق رہ جاتی ہے اور ترقی بالکل رک جاتی ہے۔ فرمایا فکذبوہ فعقروھا لیکن یہ عظیم الشان گناہ خود انہیں کی ہلاکت کا موجب ہوتا ہے فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوھا ولا یخاف عقبٰھا جس طرح منافقین کے استہزاء کا اثر اللہ اور رسول پر تو کیا پڑ سکتا تھا۔ اللہ یستھزئ بھم کے رنگ میں خود ان پر پڑتا ہے۔ اسی طرح وہ تو نبی کی روحانی ذریت کو کاٹنا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کے تیر کو انہی پر واپس چلاتا ہے۔ اور انہی کے سلسلہ اور ذریت کو منقطع کر دیتا ہے۔

اصل روشنی کا منبع چونکہ نبی ہی ہوتا ہے۔ اور اسی کی روشنی کے دائمی وجود کا مضمون یہاں بیان کیا گیا ہے۔ لہذا سورۃ کا نام (قمر نہیں بلکہ) شمس ہی رکھا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافت کا نظام اور اس کی برکات سے ہمیں اور ہماری اولادوں اور نسلوں کو دائمی طور پر متمتع فرمائے۔ وصل اللّٰہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

لہ :- یہ عقر اسلام کے دور اول اور دور ثانی دونوں وقتوں میں یوں کیا گیا۔ کہ روحانی نظام خلافت کی بجائے ملوک لا یبلی شخصی بادشاہت کے طرز یا ہمارے زمانہ کے طریق سیاست کی نقل میں پریذیڈنسی کی صورت میں محض مادی سیاست کو قائم کرنا چاہا۔ مگر تاریخ سے ثابت ہے کہ مادی سیاسیات کی نقل میں جو نظام قائم کیا گیا اس کے نتیجہ میں جماعت مسلمین ایک طرح سے عریاں ہو گئی۔ اور ان کی خوبصورت اور گھنے درختوں والی جنت غائب ہو گئی۔ البتہ کہیں کہیں کوئی مجدد اور کوئی امام رہا جو کہ ورق الجنۃ کی صورت میں عریانی ڈھانپتا رہا۔ ایک نظام والا باغ خلافت کے رکنے کے ساتھ ہی غائب ہو گیا۔

حسابداران امانت ذاتی اور چندہ دہندگان

جماعتہائے احمدیہ نوٹ فرما دیں کہ ریلوے اور پوسٹل سروس چونکہ پچھلے دنوں بند رہی ہے۔ اور اب تک بھی گاڑیاں پہلے کی طرح باقاعدہ آ جا نہیں رہیں۔ اور نہ لاہور۔ امرتسر اور راولپنڈی وغیرہ کے مقامات کے لئے رجسٹریاں۔ بیمہ جات اور منی آرڈرز ڈاکخانہ وصول کرتا ہے۔ اس لئے حسابداران ذاتی کے آرڈرز جو مندرجہ بالا مقامات سے متعلق ہیں کی تعمیل مشکل ہے۔ چیکس لاہور اور امرتسر بنکس میں ذاتی طور پر پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ وہاں ہمیں بتایا گیا کہ چونکہ رجسٹریاں وغیرہ بند ہیں۔ اور ابھی تک نارمل حالات پیدا نہیں ہوئے۔ اس لئے فی الحال چیکوں کی ... بند ہے۔ ان حالات میں کچھ چیکس تو ہمارے پاس پڑے ہوئے ہیں۔ اور جو لاہور یا امرتسر پہنچائے گئے وہ متعلقہ بنکس نے ابھی کیش نہیں کرائے۔ احباب مطلع رہیں کہ نارمل حالات کی بحالی پر جمع شدہ چیکس فوراً لاہور اور امرتسر بھیج دیئے جائیں گے۔ ایسے حسابداران جن کے آرڈرز کی تعمیل نہیں ہو سکی کی جائے گی۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

قادیان میں جائدادوں کی خرید و فروخت

بعض احباب کے قادیان میں جائداد اور مکان ہیں۔ وہ بیچنا چاہتے ہیں بعض احباب قادیان میں مکان یا زمینیں خرید نا چاہتے ہیں۔ ان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے زمینوں اور اندرونی خرید و فروخت کے متعلق ایجنسی قائم کی ہے جن احباب کو اپنی جائداد فروخت کرنی منظور ہو یا اپنے لئے جائداد خریدنی منظور ہو۔ وہ ہمیں اطلاع دیں۔ ہم ان کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ بعض دوستوں کی غلطی کی وجہ سے قیمتیں ناواجب طور پر چڑھ رہی ہیں۔ ہماری کوشش ہو گی کہ قیمتوں کو مناسب حد کے اندر رکھا جائے۔ جو دوست اپنی جائداد بیچنا چاہیں ہم انہیں بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ یہ نہ دیکھیں۔ کہ اس وقت ضرورت کے مطابق کوئی انہیں کیا دیتا ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھیں۔ کہ جماعت اور سلسلہ کا فائدہ کس بیع میں ہے۔ جو آج جائداد فروخت کرتا ہے۔ کل کو اسے یا اس کی اولاد کو زمینیں خریدنے کی بھی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ اس کا آج کا فعل آئندہ اس کو یا اس کی اولاد کو بھی مشکلات میں ڈال سکتا ہے۔

ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ کوئی زمین جو مکانوں کے لئے فروخت کی جائے گی۔ حسب قاعدہ سلسلہ سڑک پر واقع ہو گی۔ اور منظور کردہ نقشہ کے مطابق ہو گی۔ جس سے بعد میں مشکلات کا امکان نہ رہے۔ نیز ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہر سودا خرید کا ہو یا فروخت کا ہو۔ امور عامہ میں باقاعدہ درج کرایا جائے گا۔

شرکت مصالح قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah
اکسیر شباب
یہ دوا نہایت مفید اجزا سے تیار کی گئی ہے اسمیں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اسمیں خیال رکھا گیا قیمت فی شیشی سات روپے علاوہ محصولڈاک
دواخانہ خدمت خلق قادیان
DIANA LHR
صاحب ذوق
ICCO PERFUMES
اصحاب ہمیشہ
"امپیریل کیمیکل کمپنی" کے تیار کردہ
سینٹ استعمال کرتے ہیں!
ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان
اعلان
احباب کی ضروریات اور قومی مفاد کی خاطر ہم نے قادیان میں خالص سونا چاندی کے زیورات بنانے کی دوکان کھولی ہے۔ سونے چاندی سے متعلق ہر قسم کی مرمت وغیرہ کی خدمات بھی ہم سے حاصل کریں۔ امید ہے۔ احباب ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔
روشن دین ضیاء اللہ احمد۔ دوکان زیورات احمدیہ بازار الحکیم سٹریٹ
مینیجر سے خط و کتابت میں نمبر خریداری ضرور لکھا جائے۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی۔
ذیابیطس کی نہایت مجرب اور زود اثر دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں
قیمت ایکماہ کا کورس سات روپے

ضروری خبریں

تقسیم بنگال کے متعلق وزیر اعظم بنگال کا بیان:- کلکتہ ۲۳ مارچ:- وزیر اعظم بنگال مسٹر حسین شہید سہروردی نے ایک بیان میں پنجاب و بنگال کی تقسیم کے متعلق ہندوؤں کے رجحانات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں نے ملک کی تقسیم کے متعلق مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم کر لیا ہے کیونکہ یہ مطالبہ تقسیم کئے بغیر بنگال اور پنجاب کی تقسیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے کہا مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان کا صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمان ہندو اور مسلمان علاقوں کو علیحدہ کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اس مطالبہ کا یہ مطلب بھی ہے کہ مسلمان ایسے علاقوں کی علیحدگی چاہتے ہیں جو آزاد ہونے کی صورت میں اپنا تمام بوجھ خود اٹھانے کے قابل ہوں۔ اور جو زبان۔ تمدن اور معاشرت کے لحاظ سے بھی آپس میں تعلقات قائم رکھ سکیں۔ آپ نے کہا۔ اگر کانگرس ان دونوں امور کو بھی مدنظر رکھے تو وہ کبھی بنگال اور پنجاب کی تقسیم کا مطالبہ نہیں کر سکتی:-

کلکتہ میں ماسٹر تارا سنگھ کا بیان:- کلکتہ ۲۳ مارچ:- مشہور اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ ان دنوں کلکتہ آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے کانگرس اور مہا سبھائی لیڈروں سے بنگال اور پنجاب کی تقسیم کے سلسلے میں بات چیت کی۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ بنگال اور پنجاب کو یکساں مشکلات کا سامنا ہے۔ اگر یہ دونوں صوبے متحد ہو کر محاذ قائم کریں۔ تو امید ہے کہ پاکستان کبھی قائم نہ ہو سکے گا۔ آپ نے تقسیم بنگال کی تجویز کی حمایت کی۔ اور کہا۔ کہ میں اس مطالبہ کے سلسلے میں بنگال کی ہر ممکن مدد کرنے کو تیار ہوں۔ پنجاب کا ذکر کرتے ہوئے کہا سکھ کبھی پنجاب کی کسی ایسی وزارت کی حمایت نہیں کریں گے۔ جس میں مسلمان چھائے ہوئے ہوں۔

وزرائے خارجہ کی کانفرنس پر رائیٹر کے نامہ نگار کا تبصرہ

لندن ۲۳ مارچ۔ ماسکو میں وزرائے خارجہ کی کانفرنس شروع ہوئے دو ہفتے ہو چکے ہیں اس عرصہ میں کانفرنس میں جو کارروائی ہوئی ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے رائیٹر کے مبصر نے کہا ہے۔ اب مختلف ممالک کے اختلافات زیادہ واضح رنگ میں دنیا کے سامنے آ گئے ہیں برطانیہ نے جرمنی میں بجائے مرکزی حکومت کے مختلف علاقوں کو زیادہ اختیارات دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ نیز لینسڈام کے سمجھوتہ پر یکجائی صورت میں غور کرنے پر زور دیا ہے۔ امریکہ اور فرانس نے برطانیہ کی اس سلسلے میں حمایت کی ہے۔ روس نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جرمنی میں ایک مضبوط مرکزی حکومت قائم کی جائے۔ اور جرمنی کی صنعتوں خصوصاً فولاد کی صنعت کو ترقی دی جائے۔ جرمنی سے ہرجانہ وصول کرنے کے سوال پر بھی مختلف حکومتوں میں کافی اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ:- ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد دہلی پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ اندرون سرحد میں مسلم لیگ نے جو ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے۔ اس کی وجہ سے میری حکومت کو کوئی خاص مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

کوئٹہ ۲۳ مارچ:- دستور ساز اسمبلی کی مقرر کردہ کمیٹی ان دنوں مختلف علاقوں کا دورہ کر رہی ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بلوچستان کے سات سرداروں نے ایک مشترکہ بیان دیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ کمیٹی کے لئے بہتر ہے۔ کہ وہ بلوچستان کا دورہ کرے کیونکہ ہم اسے بالکل پسند نہیں کرتے۔ اس بیان پر نواب محمد خان جوگیزئی کے دستخط بھی ہیں جو کہ بلوچستان کی طرف سے دستور ساز اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔ لیکن مسلم لیگ کے فیصلہ کے مطابق آپ نے اسمبلی کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

کراچی ۲۳ مارچ کراچی میں مسلمانوں کا ایک جلسہ سیٹھ یوسف عبد اللہ ہارون کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مسلمانوں سے کہا گیا کہ وہ آزاد اور خود مختار رہنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ اختیارات منتقل ہوتے ہی سندھ ایک آزاد حکومت ہونے کا اعلان کر دے گا۔

پٹنہ ۲۳ مارچ:- گاندھی جی نے ایک تقریر میں کہا ہمیں یہ خیال اپنے دل سے نکال دینا چاہئیے۔ کہ انگریزوں کے جاتے ہی ہندوستان آزاد ہو جائے گا۔ کیونکہ اگر ملک میں خانہ جنگی جاری رہی اور ہم آپس میں لڑتے رہے۔ تو ہماری آزادی قائم نہیں رہے گی۔ اور لازماً کوئی اور بیرونی طاقت آ کر ہمیں اپنا غلام بنائے گی۔

مدراس ۲۳ مارچ:- کل تیسرے پہر مدراس میں نئی وزارت قائم ہو گئی ہے۔ اور وزارت کے تمام ممبروں نے حلف وفاداری اٹھا لیا۔ مسٹر ریڈیار وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں

نئی دہلی ۲۴ مارچ:- آج دس بجے صبح ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن نے ہندوستان کے چیف جسٹس کے سامنے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا:-

پشاور ۲۴ مارچ:- صوبہ سرحد کے گورنر آج ایبٹ آباد گئے ہیں۔ آپ وہاں مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن سے پیدا شدہ صورت حالات کا معائنہ کرنے کے لئے گئے ہیں:-

جماعت سکندر آباد دکن کی قابل تقلید مثال

تحریک جدید کے مخلص مجاہد جو دفتر اول کے تیرھویں سال یا دفتر دوم کے سال سوم میں اپنے وعدے حضور کے پیش کر چکے ہیں۔ ان سے یہ درخواست کی جا رہی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کی رقم ۳۱ مارچ تک اس سلسلہ مرکز میں داخل فرما دیں۔ کہ ان کا یہ اقدام ان کو سابقون الاولون میں داخل کرنے کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور خوشنودی کا بھی باعث ہوگا۔ کوشش ہوگی۔ کہ ان کے نام شائع بھی ہو جائیں۔ پس براہ راست وعدہ کرنے والے اصحاب اور سیکرٹریان تحریک جدید کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے پورے کریں تا ایسا کام کرنے والے سیکرٹریوں کے نام بھی دعا کے لئے پیش ہو سکیں۔ چنانچہ مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سیکرٹری تحریک جدید سکندر آباد دکن سے جماعت سکندر آباد دکن کی طرف سے ۷۹۲۰/۲ کی رقم جس میں ۷۵۵/۷ تیرھویں سال کے اور ۱۰۱/۱۴/۲ دفتر دوم کے سال سوم کے ہیں۔ ارسال فرماتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ اسم وار تفصیل دیتے ہیں۔ ہر جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید یا دوسرے کارکنان کو چاہئیے کہ وہ سکندر آباد دکن کی جماعت کی طرح جس نے ۹۰ فیصدی چندہ تحریک جدید ارسال فرمایا ہے۔ اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک ۸۰ فیصدی یا ۹۰ فی صدی تک ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ یاد رہے کہ فہرست ۳۱ مارچ کو حضور کی خدمت میں پیش ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ:-

(وکیل المال تحریک جدید)